

شیخ محمد عبد الجبار باجوڑی کے تالیف کردہ "ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح للامام البخاری" کا تعارفی مطالعہ

An Exploratory analysis of Sheikh Abdul Jabbar's Compilation Work and Commentary: Hadyat ul Bajouri Shar'h Al-Sahih Al-Bukhari

Hedayat Ullah (Corresponding Author)

M.Phil Department of Islamic studies

Qurtuba University of Science and Technology Peshawar, KP, Pakistan

Email: hedayatt313@gmail.com

Dr Muqadass Ullah (Supervisor)

Department of Islamic Studies

Qurtuba University of Science and Technology Peshawar, KP, Pakistan

Abstract

This research study basically summarizes a chapter of dissertation, based on an exploratory study of legendary scholars that hails from erstwhile Bajaur Agency. One of the three scholars is Sheikh Muhammad Abdul jabbar. His compilation works include numerous books on Tafsir, Hadith, Fiqh etc. Hadyat ul Bajouri is one his gigantic work, as commentary on Sahih Bukhari. Sahih Al-Bukhari covers almost all aspects of life in providing proper guidance from the messenger of Allah. There are six texts of the sayings of the holy prophet, called siha e sittah. Which has been translated and interpreted by numerous commentaries, called shurooh. since the original name of the work is Al-Jami Al-Musnad Al-Sahih Al-Mukhtasar Min Umur Rasul Allah Sallá Allah Alayhi Wa-Sallam Wa-Sunanihi Wa-Ayyamihi which means, The shortened authentic (sahih) collection with isnaads from the affairs of the messenger, peace be upon him, and his traditions and his days. Over a period of 1400 years, it has been an established norm, that these commentators rank high in muslim academia archaics, till today, throughout the Islamic land scape. This research work is based on one such effort by sheikh Muhammad Abdul Jabbar, through his commentary of sahih bukhari, named Hadyat ul Bajauri, the proper also includes his early life, education, scholastic standing, in Islamic education and Research.

Keywords: Sahih Bukhari, Hadyatul Bajauri, Manhaj, Maraaseel e Bukhari, Ibne Hajar, Allama aynee

تعارف: علمائے باجوڑ نے علوم و فنون کے تمام شعبوں میں خصوصاً تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دی ہے۔ اشاعت دین کے تمام شعبوں دعوت و ارشاد، درس و تدریس، تصنیف و تالیف، افتاء و قضاء میں باجوڑ نہ صرف خیر پختون خوا بلکہ پورے پاکستان اور افغانستان میں علمی شہرت رکھتے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الجبار صاحب علمائے باجوڑ میں اپنا ایک علمی مقام رکھتے ہیں۔ آپ کے شیوخ و تلامذہ بے شمار ہیں اور زندگی کے تمام شعبوں میں خاص کر دینی اور عصری تعلیمی اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ کا اسم مبارک شیخ محمد عبد الجبار بن مغل خان بن عمر خان بن عبد الرحیم بن محمد سلیم اور تخلص خاکی ہے۔ شیخ صاحب کا صحیح تاریخ پیدائش تو معلوم نہیں لیکن والدہ محترمہ کے بقول آپ 1944ء یا 1945ء کو صوبہ خیبر پختونخوا کے قبائلی ضلع باجوڑ کے تحصیل ماموند کے گاؤں گواٹی کے ایک دینی، علمی اور مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام مولانا فضل رازق معروف بہ "بنسونه" قاضی "جو شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الخالق صاحب (کنکوٹ) بابا/گواٹی مولانا) کے بھائی تھے، نے رکھا تھا¹۔ ناظرہ قرآن اور ابتدائی کتب اپنے والد مغل خان صاحب اور دوسرے اساتذہ سے پڑھے۔ خط و کتابت (فارسی) تحصیل ماموند کے گاؤں ترخو میں حکومت افغانستان کے طرف سے قائم کی گئی مکتب (سکول) میں سیکھا اور ہمیشہ اپنے کلاس اور دوستوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کی²۔ ابتدائی تعلیم اور خط و کتابت سیکھنے کے بعد درس نظامی کے حصول کے لیے مولانا صاحب نے خیبر پختونخوا کے ضلع پشاور کی طرف رخت سفر باندھا اور مسجد مہابت خان، یکہ توت، مدرسہ اشرفیہ، مدرسہ قاسمیہ اور کریم پورہ میں مختلف اساتذہ کرام سے استفادہ حاصل کیا³۔ 1968ء میں درس نظامی کے تکمیل کے بعد جب موقوف علیہ کا ارادہ کیا تو مولانا محمد طاہر بیخ پیری کے اصرار پر مدرسہ رحمانیہ چلا گیا۔ ہفتہ کے روز 9 اکتوبر 1970ء کو مدرسہ رحمانیہ سے فراغت ہوئی⁴۔ فراغت کے تین سال اور دس مہینے بعد 10 جمادی الثانی 1394ھ بمطابق اتوار 30 جون 1974ء کو شیخ الحدیث صاحب کا پہلا نکاح ہوا جبکہ شادی کی پروگرام بروز پیر 23 رجب 1394ھ بمطابق 12 اگست 1974ء کو ہوئی⁵۔

شیخ الحدیث صاحب کی دوسری نکاح حاجی سید سعید (حاجی صاحب کا زمانہ قدیم سے کنکوٹ مولانا اور گواٹی کے علماء سے تعلق تھا اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الجبار صاحب کے فراغت کے بعد یہ رشتہ مزید مضبوط ہوا) کی بیٹی سے 11 محرم کو دارالعلوم تعلیم القرآن ترخو کے کتب خانہ میں ہوا⁶۔ مولانا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک طرف قرآن و سنت میں کمال عطا کیا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ان کو شعر و شاعری کا ملکہ بھی دیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ ایک محدث اور مفسر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے شاعر بھی ہے⁷۔ اگست 2008ء میں باجوڑ کے حالات خراب ہونے پر بروز جمعہ 22 اگست 2008ء کو ضلع صوابی ہجرت کی⁸ اور پنج پیر (صوابی) میں 12 سال گزارنے کے بعد 14 جون 2021ء کو باجوڑ کے طرف سفر پر گامزن ہوئے⁹۔ مولانا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ملکہ خطابت کے ساتھ ساتھ زیور تصنیف و تالیف سے بھی نوازا ہے¹⁰ اور تاحال دین کی خدمت میں مشغول ہے۔

ہدیۃ الباجوری کا تعارفی مطالعہ: متون حدیث کی جمع و تدوین کے بعد علماء محدثین نے ان کی شروحات کا بیڑہ اٹھایا۔ مذاہب اربعہ سے منسلک علماء و مشائخ نے فقہ الحدیث، فقہ السنہ، اور فقہ السیرہ کے حوالے سے تمام متون کے شروع لکھے لیکن جو عزت اور شرافت اصحاب الکتاب اور اس کے لکھنے والوں کی حصہ میں آئی وہ کرہ ارض پر عالم اسلام کا

سب سے بڑا علمی سرمایہ اور طرز حیات کے لیے کلام اللہ کی توجیہ و تشریح اور حکم شرعی کے اثبات میں حرف آخر ہے۔ شیخ موصوف ایسے ہی محدث ہے جو حافظ ابن حجر، علامہ ذہبی، علامہ عینی، علامہ شاہ انور شاہ کشمیری اور علامہ شبیر احمد عثمانی کے ہم پلہ ہے اور یہ اعزاز باجوڑ اپنے دامن میں سمیٹے ہے۔ ہدیۃ الباجوری شیخ محمد عبدالجبار باجوڑی کے تالیف کردہ صحیح بخاری کی شرح ہے۔ شیخ نے عام فائدے اور استفادے کے لیے صحیح بخاری کی ایک ایسی درمیانی سی شرح لکھی جو کہ معتبر شروحات اور مختلف تعلیقات سے اخذ کی گئی ہے¹¹۔

ہدیۃ الباجوری میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالجبار باجوڑی کا منہج: شیخ الحدیث نے شرح کے ابتداء میں امام بخاری تک سند اجازت حدیث ذکر کیا ہے۔ سند اجازت کے بعد انہوں نے ایک مختصر مقدمہ ذکر کیا ہے جس میں ان تمام مباحث کو زیر بحث لایا ہے جن کی ایک طالب العلم حدیث کو ضرورت ہوتی ہے اور انہیں چھ مقالات میں تقسیم کیا ہیں¹²۔ شیخ نے مقدمہ ذکر کرنے کے بعد ایک مختصر خطبہ تحریر کی ہے جس میں شرح کی سبب تالیف ذکر کی ہے۔ خطبہ ذکر کرنے کے بعد باب "کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ" سے ابتداء کی ہے۔ احادیث کی شرح تفصیل میں شیخ کی منہج حسب ذیل ہے:

1. قرآن مجید کے آیات کریمہ سے استدلال: اسلاف امت، علمائے کرام اور محدثین کا اسلوب یہ ہے کہ وہ کسی حدیث کے وضاحت کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیات کریمہ سے استدلال کرتے ہیں اور یہی طریقہ مصنف نے بھی اپنایا ہے۔ جس جگہ توضیح حدیث کے دوران آیات قرآنیہ کا حوالہ دینے کی ضرورت ہو تو وہاں قرآنی آیات کا حوالہ دیتے ہیں تاکہ اس طریقہ سے الفاظ حدیث اور حل طلب بات کی وضاحت ہو سکے۔

مثال: فتنہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں¹³: کہ فتنہ کبھی کفر کے معنی میں آتا ہے، قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾¹⁴۔ ترجمہ: اور کفر قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور کبھی کبھی گناہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا﴾¹⁵۔ ترجمہ: آگاہ رہو، وہ تو گناہ میں پڑھ چکے ہیں۔ کبھی کبھی جلنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾¹⁶۔ ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو آگ میں ڈالا۔ کبھی کبھی بہکانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿إِنْ كَاذِبُوا لَيَفْتِنُنَاكَ﴾¹⁷۔ ترجمہ: اور بے شک وہ قریب تھے کہ تجھے اس سے ضرور ہی بہکا دیں۔

2. احادیث کے تشریح و توضیح کے لیے مختلف عناوین قائم کرنا: شیخ کسی حدیث کے تشریح کرتے وقت مختلف عناوین قائم کرتے ہیں اور پھر ہر عنوان کی تفصیل ذکر فرماتے ہیں۔

مثال: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی تشریح کرتے وقت فرماتے ہیں کہ یہاں پر آٹھ عنوانات ہیں¹⁸:

- پہلا: ترجمہ الباب کے لیے حدیث کی نقل کی گئی نام۔
- دوسرا: حدیث اور روایان حدیث کے نام۔
- تیسرا: وحی کا معنی اور اس کے اقسام۔
- چوتھا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی ام المؤمنین ہونے کی توجیہ۔
- پانچواں: صلصلة الجرس (گھنٹی کی آواز) کی حقیقت۔
- چھٹا: اعتراضات اور اس کے جوابات۔
- ساتواں: عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو فرمایا ہے یہ معلق ہے یا مرفوع متصل۔
- آٹھواں: ترجمہ الباب اور حدیث کے درمیان تطبیق۔

3. احادیث کے مختلف نام ذکر کرنا: شیخ صاحب کسی حدیث کے وضاحت کرتے ہوئے اس کے مختلف نام ذکر کرتے

ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کہ شیخ محمد یار بادشاہ نے فرمایا ہے¹⁹: کہ اس باب میں چھ احادیث ہیں اور حدیث کا ایک الگ نام ہے جیسا کہ قرآن مجید کی ہر ایک سورت کا الگ الگ نام ہوتا ہے۔

- پہلے حدیث کو "إنما الاعمال بالنیات" کہتے ہیں۔
- دوسرے حدیث کو "صلصلة الجرس" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔
- تیسرے حدیث کو "غار حراء" کی حدیث کہا جاتا ہے۔
- چوتھے حدیث کو "مسلسل بتحریک الشفتین (ہونٹوں کو حرکت دینا)" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔
- پانچویں حدیث کو "حدیث الجود والمدارسة" کی حدیث کہا جاتا ہے۔
- چھٹے حدیث کو "حدیث ہر قل" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

4. قرآنی آیات کے شان نزول کا بیان: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہدایت ہے اور اسی سے نیکیوں اور انسانی

زندگی کی روشنیوں کے چشمے پھوٹے ہیں۔ قرآن مجید کو جاننے اور سمجھنے کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں سے ایک اہم علم اسباب النزول ہے۔ اسی وجہ سے شیخ کسی حدیث تشریح کے وقت حدیث میں ذکر ہونے والے آیت کا سبب نزول بھی بیان کرتے ہیں۔

مثال: علامہ کٹکوٹی (شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالخالق صاحب معروف بہ کٹکوٹ بابا) ﴿قل یا اهل الكتاب تعالوا إلى كلمة...﴾²⁰ کے شان نزول کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: یہود نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اے محمد ﷺ تم نہیں

چاہتے مگر یہ کہ ہم تمہیں الہ بنالیں، جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ کو الہ بنایا، اور نصاریٰ نے کہا کہ اے محمد ﷺ تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ ہم کہہ دیں آپ کے بارے میں جس طرح یہود نے عزیرؑ کے بارے میں کہا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی²¹۔

5. حدیث میں وارد الفاظ کی نحوی تحقیق: کسی حدیث کے الفاظ کی تشریح تو ضیح اس وقت تک ناممکن ہے جب تک اس کے الفاظ کے مفہیم کا ادراک نہ ہو۔ اور یہ اس میں ممکن ہے جب الفاظ مذکورہ فی الحدیث کی صرفی و نحوی توضیح ہوگی۔ اس لیے شیخ کسی حدیث کی تشریح کے وقت اس میں آنے والے الفاظ کی صرفی اور نحوی تحقیق کرتے ہے۔

مثال: شیخ کتاب التفسیر میں سورہ التحریم کے آیت ﴿ان تتوبوا إلى الله﴾ کے وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ان تتوبوا إلى الله جملہ شرطیہ ہے اور اس کا جواب شرط مخدوف ہے، تو تقدیر عبارت اس طرح ہوگی: "ان تتوبوا إلى الله فهو الواجب"²²۔

6. علم بلاغت کا بیان: باب امور الایمان میں حدیث "الإيمان بضع وستون شعبة" کی تشریح کرتے ہوئے شیخ لکھتے ہیں: استعارہ کا بیان: علامہ مینویؒ علامہ قسطلانیؒ سے نقل فرماتے ہیں: پھر حدیث میں ایمان کو ٹہنیوں اور شاخوں والے درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور اس چیز کی بنیاد استعارے اور مجاز پر ہے۔ شیخ بادشاہؒ فرماتے ہیں: اس حدیث میں استعارہ بالکنایہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان کو ٹہنیوں والے درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور مشبہ بہ کے لوازم کو مشبہ کے ساتھ ثابت کرنا یہ استعارہ تخیلیہ ہے اور اس کی شاخوں کو ثابت کرنا مشبہ کے ساتھ یہ استعارہ تشریحیہ ہے²³۔

7. فقہی مسائل کے استنباط کا اسلوب: شیخ کا یہ بھی طریقہ ہے کہ وہ کسی حدیث کے تشریح کرتے ہوئے اس سے مستنبط مسائل کو بیان کرتے ہیں۔ جس سے شیخ صاحب کی مجتہدانہ بصیرت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مثال: حدیث ہر قل کے وضاحت کے وقت فرماتے ہیں: کہ اس حدیث سے بہت سے مسائل مستنبط ہیں۔ علامہ بدر الدین عینی نے اکیس (21) مسائل ذکر کی ہیں جبکہ علامہ شیخ یار محمد بادشاہ نے چودہ (14) ذکر کی ہیں۔ جن میں سے بعض اللہ کی توفیق سے ذکر کئے جاتے ہیں²⁴:

- (إلى عظیم الروم) کے کلمات سے مکتوب الیہ کو اہمیت دینا اور اس کی تعظیم کرنا ثابت ہوتا ہے۔
- یہ مسئلہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خط اگرچہ کافر کو لکھا جا رہا ہو اسے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" سے شروع کر سکتے ہیں۔
- خط و کتابت میں احتیاط کرنا اور افراط سے بچنا چاہیے۔

- اس میں اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ضرورت کے وقت کفار کے ساتھ ان درہموں میں لین دین کرنا درست ہے جن پر اللہ کا نام کندہ ہو اگرچہ امام مالکؒ اسے مکروہ جانتے ہیں۔
 - اس سے ثابت ہوا کہ خبر واحد پر عمل کرنا بھی واجب ہے، وگرنہ اکیلے جناب وحیہ کلمیٰ کے ہاتھ اس خط کے بھیجنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ اس کے علاوہ دیگر احادیث بھی اس امر پر دلالت کرتی ہیں۔
 - خطبوں اور خطوط میں ابا بعد کے کلمات استعمال کرنا مستحب ہیں۔
 - ثابت ہوا کہ جس اہل کتاب نے ہمارے نبی ﷺ کو پایا اور آپ پر ایمان بھی لایا اس کے لئے دواجر ہیں۔
 - امام خطابیؒ فرماتے ہیں: اس حدیث میں دلیل ہے کہ قرآن کریم کو کافر دشمن کی زمین کی طرف لے جانے کی ممانعت وہ مکمل قرآن یا قرآن کی اکثر سورتوں کے ساتھ متعلق ہے۔ ایک دو آیات اس ممانعت میں شامل نہیں۔ میرا خیال ہے کہ امام خطابی کا قول درست ہے۔
 - لڑائی سے پہلے کافروں کو اسلام کی دعوت دینی چاہیے۔
 - جو انسان کسی کی گمراہی کا سبب بنایا اس کی ہدایت کے آڑے آیا وہ گناہگار ہے۔
 - اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جھوٹ ہر امت میں معیوب رہا ہے۔
 - ثابت ہوتا ہے کہ تمام رسول معزز نسبوں والے ہوتے ہیں کیونکہ جس کا نسب اعلیٰ ہو گا وہ کبھی جھوٹ کا ساتھ نہیں دیتا۔
 - اس حدیث سے یہ بات واضح معلوم ہے کہ آپ ﷺ کی سچائی یقینی طور پر اہل کتاب کو معلوم تھی لیکن انہوں نے ایمان بغض، حسد اور دنیاوی مناصب کے جانے کی وجہ سے چھوڑ دیا۔
 - اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ اہم کام کو دوسرے کاموں سے مقدم کرنا چاہیے جیسا کہ حدیث توحید وغیرہ میں ہے۔
 - اس سے یہ بھی واضح ہوتی ہے کہ عبودیت آپ ﷺ کی صفت کاملہ ہے اور اسی وجہ سے اسے رسالت پر مقدم کیا ہے۔
- 8. ترجمۃ الباب کی وضاحت:** دوسرے محدثین کی طرح شیخ کا یہ بھی طریقہ ہے کہ وہ ترجمۃ الباب کی وضاحت نہایت عام فہم زبان میں فرماتے ہیں جس سے پڑھنے والا امام بخاریؒ کی مقصد کو بہت آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔
- مثال:** باب التناوب فی العلم کی تشریح کرتے ہوئے شیخ لکھتے ہیں کہ: لدھیانوی فرماتے ہیں کہ اس باب کے ذریعے عدیم الفرصہ لوگوں کے لیے تحصیل علم کا طریقہ: عدیم الفرصہ لوگوں کو تحصیل علم کا ایک طریقہ بتلانا مقصود ہے کہ گھر کی افراد علم کی طلب کے لیے باری مقرر کر لیں۔ ایک روز ایک شخص طلب علم کے لیے

جائے اور دوسرے افراد اپنے کاموں میں مشغول رہیں، یہ جو شخص جو کچھ سیکھ کر آئے شام میں گھر آکر اپنے ساتھیوں کو سکھائیں۔ دوسری روز دوسرا شخص طلب علم کے لیے چلا جائے اور رات میں آکر دوسروں کو سکھائیں²⁵۔

9. راویان حدیث کا تعارف: شیخ حدیث کے تشریح کے دوران اس کے راویوں کا جامع مگر مختصر تعارف ذکر کرتے ہیں۔

مثال: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ میں حدیث غار حراء کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اس کے راویوں کا بیان: اور وہ چھ ہیں²⁶:

علامہ مینویؒ فرماتے ہیں:

- **پہلے راوی:** ابو زکریا یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر (باء پر پیش) قرشی مخزومی مصری ہیں۔ امام بخاریؒ نے ان کی نسبت ان کے والد کی بجائے ان کے دادا کی طرف کی ہے اور وہ انہیں یحییٰ بن بکیر کے نام سے ذکر کرتے ہیں۔ اور اسی نام سے یہ مشہور ہیں۔ سن 154ھ یا 155ھ میں پیدا ہوئے اور سن 231ھ میں وفات پائی۔ مصر کے بڑے حفاظ میں ان کا شمار ہوتا ہے، لیث کے شاگردوں میں سے اور یہ لیث کی روایات کو بیان کرنے میں سب سے مضبوط ہیں۔ امام بخاری نے ان سے کئی جگہ روایات لی ہیں اور محمد بن عبد اللہ ذہبی کے واسطے سے بھی ان سے کئی مقامات پر روایات بیان کی ہیں۔ اور انہیں ابوالنصر الکلاباذیؒ کے نام سے ذکر کیا ہے۔
- **دوسرے راوی:** لیث بن عبد الرحمن ابوالحارث فہمی مصری ہیں۔ یہ اصلاً فہمی نہیں ہیں بلکہ ان کے آزاد کردہ ہیں۔ تبع تابعین میں سے مصری عالم ہیں۔ یہ عبد الرحمن بن خالد بن مسافر فہمی کے آزاد کردہ ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ خالد بن ثابت اور قیس غیلان فہم کے آزاد کردہ ہیں۔ سن 93ھ یا 94ھ میں قاہرہ سے چار فرسخ دور علاقے تاقشند میں پیدا ہوئے اور سن 175ھ کو شعبان میں فوت ہوئے۔ ان کی قبر مصر کے محلہ قراۓ میں ہے۔ یہ بہت بڑے امام تھے، ان کا مقام و مرتبہ، ثقاہت اور عزت مسلمہ تھی۔ امام ابو حنیفہ کے مسلک پر تھے۔ یہ سب باتیں قاضی ابن خلکان نے ذکر کی ہیں۔ کتب سنۃ میں ان کے علاوہ لیث بن سعد نام کا اور کوئی راوی موجود نہیں ہے۔
- **تیسرے راوی:** ابو خالد عقیل (عین پر پیش اور قاف پر زبر کے ساتھ) بن خالد بن عقیل (عین پر زبر کے ساتھ) اہلی قرشی اموی ہیں جو کہ عثمان بن عفانؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ حافظ ہیں۔ سن 141ھ میں اچانک وفات پائی۔ بعض نے 144ھ بھی ذکر کی ہے۔ کتب سنۃ میں ان کے علاوہ عقیل نام کا اور کوئی راوی نہیں ہے۔

• چوتھے راوی: امام ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب بن عبد اللہ بن الحرث بن زہرہ بن کلاب ابن مرہ بن کعب بن لوی زہری مدنی سے ملتا ہے۔ شام میں رہے۔ صغار تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے جناب انس، ربیعہ بن عباد اور کئی صحابہ کرامؓ سے سماع کیا، ابن عمرؓ کو دیکھا بھی اور ان سے روایت بھی بیان کی۔ بعض نے کہا کہ انہوں نے ان سے دو روایات سنیں اور پھر آگے ان سے کبار تابعین کی جماعتوں نے وہ روایات لیں۔ جن میں امام عطاء، عمر بن عبد العزیزؓ شامل ہیں۔ صغار تابعین اور تبع تابعین بھی ان سے روایات بیان کرتے ہیں۔ شام میں فوت ہوئے اور انہوں نے وصیت کی تھی کہ انہیں شغب نامی بستی کے راستے میں دفن کیا جائے۔ سن 124ھ کے رمضان کے مہینے میں پیدا ہوئے۔ 72 سال عمر پائی۔

• پانچویں راوی: پہلے مثال میں گزر چکا ہے۔

• چھٹے راوی: پہلے مثال میں گزر چکا ہے۔

10. حدیث الباب پر وارد اعتراضات کے جوابات: شیخ الحدیث صاحب حدیث الباب پر وارد اعتراضات کے جوابات نہایت عمدہ دیتے ہیں۔

مثال: اعتراض: اشکال ہے کہ آپ ﷺ کا فرمان: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں.... الخ: اگر یہ کہا جائے کہ اس حدیث کا تقاضا ہے کہ ہر اس شخص سے قتال کیا جائے جو توحید کا انکاری ہو، نماز اور زکوٰۃ کا منکر ہو جائے تو پھر جو شخص جزیہ دے اور معاہدہ ہو اس سے قتال نہ کرنے کی جو یہ آیت دلیل ہے۔ اس کا کیا کریں گے؟ ﴿فَاتَّبِعُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ....﴾²⁷

ترجمہ: جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان نہیں لاتے 26 اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں کرتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے۔ کیونکہ یہ آیت تو باب میں موجود حدیث کے الٹ معنی دے رہی۔ اس تناقض کا کئی طرح سے جواب ممکن ہے:

• پہلا جواب: اس آیت نے اس حدیث کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔

• دوسرا جواب: اس حدیث سے اہل کتاب کے علاوہ مشرک لوگ مراد ہیں۔ اس معنی پر نسائی کی روایت کے الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مشرکین سے قتال کروں۔“

• تیسرا جواب: اس حدیث میں شہادۃ اور دیگر چیزوں سے مراد مطلقاً غلبہ اسلام ہے۔ اور غلبہ اسلام کبھی قتال سے ممکن ہوتا ہے اور کبھی کفار پر جزیہ لگانے سے۔

- چوتھا جواب: اس سے مراد قتال یا کوئی بھی اور چیز جیسے جزیہ وغیرہ مراد ہے جو غلبہ اسلام کے لئے ضروری ہو۔
 - پانچواں جواب: یہاں جزیہ لینے سے مراد انہیں اسلام لانے کی طرف مجبور کرنا ہے گویا کہ آپ ﷺ نے فرمایا حتیٰ کہ وہ اسلام لے آئیں یا کوئی ایسی چیز ان پر لازم کر دی جائے جو انہیں اسلام تک لے آئے۔ علامہ مولانا حسین احمد مدنی کا یہی کہنا تھا۔ علامہ سندھیؒ "فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ" والی آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ: اللہ نے اقامت نماز اور زکات کو کفر سے توبہ کے ساتھ جوڑا ہے اور یہ دونوں چیزیں توبہ کی طرح ایمان میں سے ہیں اور حدیث میں توبہ کی تفسیر شہادت توحید کے ساتھ کی گئی ہے۔ یعنی کہ پھر تمام احکام کا دور و مدار ظاہری توبہ پر ہوا۔ البتہ رہا وہ حکم جسک احادیث میں ذکر ہے پھر یا تو وہ عرب کے مشرکین کے ساتھ خاص ہے یا جزیہ کا حکم آنے سے پہلے کی بات ہے²⁸۔
- خلاصہ بحث: آپ کا نام شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الجبار بن مغل خانؒ اور تخلص خاکی ہے۔ 1944ء کو صوبہ خیبر پختونخوا کے قبائلی ضلع باجوڑ کے تحصیل ماموند کے گاؤں گواٹی کے ایک دینی، علمی اور مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن اور ابتدائی تعلیم اپنے والد مغل خانؒ اور دوسرے مختلف اساتذہ سے حاصل کی۔ درس نظامی کے حصول کے لیے خیبر پختونخوا کے ضلع پشاور کی طرف رخت سفر باندھا اور مسجد مہابت خان، یکہ توت، مدرسہ اشرفیہ، مدرسہ قاسمیہ اور کریم پورہ میں مختلف اساتذہ کرام سے استفادہ حاصل کیا۔ مولانا محمد طاہر پٹنچ پیری کے اصرار پر مدرسہ رحمانیہ چلا گیا اور 1970ء میں مولانا عنایت الرحمنؒ سے دورہ حدیث کی سند حاصل کی۔ شیخ صاحب نے اپنے فراغت کے تین مہینے بعد 1970ء کو درس و تدریس کی ابتداء کی جو آج تک جاری و ساری ہے۔ مملکت خداداد پاکستان کے نامور علمائے کرام نے اس شرح پر اپنے تاثرات قلم بند کی ہیں جس سے اس حدیثی سرمایہ کی اہمیت عیاں ہوتی ہیں۔ ہدیۃ الباجوری شیخ محمد عبد الجبار باجوڑی کے تالیف کردہ صحیح بخاری کی شرح ہے۔ شیخ نے ارادہ کیا کہ عام فائدے اور استفادے کے لیے صحیح بخاری کی ایک ایسی درمیانی سی شرح لکھوں جو کہ معتبر شروحات اور مختلف تعلیقات سے اخذ کی گئی ہو۔ شیخ نے شرح کے شروع میں امام بخاری تک اپنے سند اجازت حدیث ذکر کیا ہے۔ سند اجازت کے بعد انہوں نے ایک مختصر مقدمہ ذکر کیا ہے اور انہیں چھ مقالات میں تقسیم کیا ہیں۔ مقدمہ ذکر کرنے کے بعد ایک مختصر خطبہ تحریر کی ہے جس میں شرح کی سبب تالیف ذکر کی ہے۔ احادیث کی وضاحت و تشریح میں شیخ کا منہج یہ ہے کہ وہ: سند حدیث میں آنے والے راویان کا تعارف کرواتے ہیں۔ حدیث کی توضیح و تشریح کے لیے آیات قرآنیہ سے استدلال کرتے ہیں۔ حدیث کے تشریح کرتے وقت مختلف عناوین قائم کرتے ہیں اور پھر ہر عنوان کی تفصیل ذکر

فرماتے ہے۔ کئی مقامات پر نحوی مباحث کا اہتمام کرتے ہیں۔ احادیث سے مستنبط ہونے والے مسائل ذکر کرتے ہیں۔ حدیث الباب پر وارد اعتراضات کے مدلل جوابات ذکر کرتے ہیں۔ اگر نسخ میں اختلاف ہو تو شیخ نسخوں کے اختلاف کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ ترجمۃ الباب کی وضاحت نہایت عام فہم زبان میں کرتے ہیں۔ علم بلاغت کے مباحث کو ذکر کرتے ہیں۔ احادیث کے درمیان قرآنی آیات کی تفسیر و تشریح کرتے ہیں اور آیات کے شان نزول کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ حدیث کے وضاحت کے دوران اس کے مختلف نام ذکر کرتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

- اس تحقیقی مقالہ سے اخذ شدہ نتائج کے روشنی میں مندرجہ ذیل تجاویز و سفارشات پیش کی جاتی ہیں:
- علمائے باجوڑ میں علماء و فضلاء اور ان کے تلامذہ کی تعداد اتنی کثیر ہے کہ اس پر دائرۃ المعارف مرتب کی جاسکتی ہیں اور یہ تحقیقی مقالہ اس سلسلے کی پہلی کاوش بن سکتی ہے۔
- اس مقالے میں بڑے اہل علم و فضل کی نشاندہی کی گئی ہے جن کی دینی اور علمی خدمات کو احاطہ تحقیق میں لانے کے لئے، ریسرچ آرٹیکلز ایم۔ فل یا پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری کیلئے منتخب کیا جاسکتا ہے۔
- ارباب اختیار صوبائی اور وفاقی سطح پر عائلی، سماجی، اقتصادی اور نظامی امور میں ضلع باجوڑ کی اس عظیم افرادی قوت سے استفادہ کے لئے قانون سازی کر سکتی ہے۔

مصادر و مراجع (REFERENCES)

- ¹ باجوڑی، شیخ محمد عبدالجبار، فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن و تفسیر الفرقان، ج 01، ص 03، الہدی پرنٹرز، پشاور، پاکستان، طبعہ 34
Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabar, Fatah Ur Rehamn fi Tarjamaht ul Quranwa Tafseer Ul Furqan, Vol:01, page 03 Al Huda Printers, Peshawar, Pakistan, Taba: 34
- ² باجوڑی، شیخ محمد عبدالجبار، فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن و تفسیر الفرقان، ج 01، ص 30
Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabar, Fatah Ur Rehamn fi Tarjamaht ul Quranwa Tafseer Ul Furqan, Vol:01, page: 03
- ³ باجوڑی، شیخ محمد عبدالجبار، رد بدعات (اردو)، مقدمہ، الہدی پرنٹرز پشاور، پاکستان، طبعہ سوم 2021ء
Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabar, Rad e bidat, muqadema, Al Huda Printers, Peshawar, Pakistan, Taba: 03, 2021
- ⁴ باجوڑی، شیخ محمد عبدالجبار، فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن و تفسیر الفرقان، ج 01، ص 05
Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabar, Fatah Ur Rehamn fi Tarjamaht ul Quranwa Tafseer Ul Furqan, Vol:01, page: 05

- ⁵ باجوڑی، محمد عبدالجبار، زما مستعار ژوند، حصہ اول (1378ھ تا 1397ھ)، ص 179
Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabbar, Zama Mustaar Zawand, part:01(1378hijri-1397Hijri), Page:179
- ⁶ باجوڑی، محمد عبدالجبار، زما مستعار ژوند، حصہ دوم (شعبان 1397ھ تا رجب 1405ھ)، ص 503
Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabbar, Zama Mustaar Zawand, Part:02(1397hijri-1405Hijri), Page:503
- ⁷ باجوڑی، شیخ محمد عبدالجبار، فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن وتفسیر الفرقان، ج 01، ص 07
Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabbar, Fatah Ur Rehamn fi Tarjamaht ul Quranwa Tafseer Ul Furqan, Vol:01, page:07
- ⁸ باجوڑی، محمد عبدالجبار، زما مستعار ژوند، دہم (1428ھ تا 1430ھ)، ص 177
Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabbar, Zama Mustaar Zawand, Part:10(1428hijri-1430Hijri), Page:177
- ⁹ باجوڑی، محمد عبدالجبار، زما مستعار ژوند، حصہ 16 (1439ھ تا 1441ھ)، ص 32
Zama Mustaar Zawand Part:16(1439hijri-1441Hijri), Page:32, Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabbar
- ¹⁰ باجوڑی، شیخ محمد عبدالجبار، فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن وتفسیر الفرقان، ج 01، ص 17
Bajouri, Shakh Muhammad Abdul Jabbar, Fatah Ur Rehamn fi Tarjamaht ul Quranwa Tafseer Ul Furqan, Vol:01, page:17
- ¹¹ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 116، الہدی پرنٹرز، پشاور، پاکستان، طبعہ اول 2011ء
Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al, sahih Al bukhari, Vol:01, Page:116, Al Huda Printers, Peshawar, Pakistan, Taba:01, 2011
- ¹² باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 04
Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al, sahih Al bukhari, Vol:01, Page:04
- ¹³ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 303
Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al, sahih Al bukhari, Vol:01, Page:303
- ¹⁴ سورہ البقرہ 2:191
Surah Al baqara 191:02
- ¹⁵ سورہ التوبہ 9:49
Surah Al Tawba 49:09
- ¹⁶ سورہ البروج 85:10
Surah Al brooj 10:58

¹⁷ سورہ الاسراء 73:17

Surah Al Isra 73:17

¹⁸ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 150

Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al,sahih Al bukhari,Vol:01,Page:150

¹⁹ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 151

Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al,sahih Al bukhari,Vol:01,Page:151

²⁰ سورہ آل عمران 64:3

Surah Al Imran 64:03

²¹ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 209

Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al,sahih Al bukhari,Vol:01,Page:209

²² باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 04، ص 267

Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al,sahih Al bukhari,Vol:01,Page:267

²³ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 260

Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al,sahih Al bukhari,Vol:01,Page:260

²⁴ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 212

Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al,sahih Al bukhari,Vol:01,Page:212

²⁵ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 468

Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al,sahih Al bukhari,Vol:01,Page:468

²⁶ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 162

Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al,sahih Al bukhari,Vol:01,Page:162

²⁷ سورہ التوبہ 29:9

Surah Al tawba 29:09

²⁸ باجوڑی، محمد عبدالجبار، ہدیۃ الباجوری شرح الصحیح البخاری، ج 01، ص 325

Bajouri, Sheikh Muhammad Abdul Jabbar, Hadyat ul bajouri shar 'h Al,sahih Al bukhari,Vol:01,Page:325